

Anmool Heray

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انمول ہیرے

شیطن لاکھ سُستی دلائلے امیر اہلسنت کا یہ بیان
 مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل آپ اپنے دل میں

مدنی انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔
 ایک مرتبہ اللہ عزوجل کے چاروں مقرب فرشتے بارگاہ رسالت میں

حاضر ہوئے۔ سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا یا رسول اللہ
 ﷺ! آپ پر جو دس بار درود شریف پڑھے گا اسے پل صراط سے بجلی کی

سی تیزی سے گواروں گا۔ سیدنا میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا، میں
 اُسے حوض کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا سیدنا اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے عرض کیا، میں بارگاہ رب العزت جل جلالہ میں اُس وقت تک پڑا رہوں
 گا جب تک اُس کی بخشش نہ ہو جائے۔ مَلَکُ الْمَوْتِ سیدنا عزرائیل علیہ

امیر اہلسنت کا یہ بیان دہلی تالیفان مدینہ کراچی ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ کو بذریعہ ٹیلیفون رلے ہوا
 تھا سے ضرور تدارک تمیم کے ساتھ تحریر آپیش کیا جا رہا ہے۔ احمد رضا ابن عطار عفی عنہ

الصلوة والسلام نے عرض کیا، میں اس کی روح اس قدر آسانی سے قبض کروں

گا جس طرح انبیائے کرام علیہم السلام کی روح نکالتا ہوں۔ (شفاء القلوب)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ ! (یعنی حبیب پر درود پڑھو!)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيَّ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ایک بادشاہ اپنے مہضاجوں کے ساتھ کسی باغ کے قریب سے گزر رہا تھا کہ

اُس نے دیکھا باغ میں سے کوئی سنگریزے پھینک رہا ہے ایک سنگریزہ خود اس کو بھی

آ کر لگا۔ اُس نے خدام کو دوڑایا کہ جا کر سنگریزے پھینکنے والے کو پکڑ کر میرے

پاس حاضر کرو۔ چنانچہ خدام نے ایک گنوار کو حاضر کر دیا۔ بادشاہ نے کہا، ”یہ

سنگریزے تم نے کہاں سے حاصل کئے؟“ اُس نے ڈرتے ڈرتے کہا، ”میں پہاڑ کی

سیر کر رہا تھا کہ میری نظر ان خوبصورت سنگریزوں پر پڑی میں نے ان کو جھولی

میں بھر لیا۔ اس کے بعد پھرتا پھرتا اس باغ میں آ نکلا اور پھل توڑنے کے لئے یہ

سنگریزے استعمال کر لئے۔“ بادشاہ نے کہا، تم ان سنگریزوں کی قیمت جانتے ہو؟

اُس نے عرض کیا، نہیں بادشاہ بولا، یہ پتھر کے ٹکڑے دراصل

انمول ہیرے تھے جنہیں تم نے نادانی سے ضائع کر دیئے۔ اس پر وہ شخص

افسوس کرنے لگا۔ مگر اب اس کا افسوس کرنا بے کار تھا کہ وہ انمول ہیرے

اُس کے ہاتھ سے نکل چکے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح ہماری زندگی کے لمحات بھی انمول ہیرے ہیں اگر ان کو ہم نے بے کار ضائع کر دیا تو حسرت و ندامت کے ہوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

ص دن بھر کھیلوں میں خاک اڑائی، لاج آئی نہ ذروں کی ہنسی سے (حوائجِ نفسانی)

اللہ عزوجل نے انسان کو ایک مقررہ وقت کیلئے خاص مقصد کے تحت اس

دنیا میں بھیجا ہے۔ چنانچہ سورۃ المؤمنون میں ارشاد ہوتا ہے :-

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا
وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿۱۱۵﴾
ترجمہ کنز الایمان: تو کیا سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا؟ اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں؟

(پ ۱۸ المؤمنون آیت ۱۱۵)

خزائن العرفان میں اس آیت مقدسہ کے تحت لکھا ہے (تو کیا سمجھتے ہو) اور آخرت میں جزا کیلئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کیلئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں۔

موت و حیات کی پیدائش کا سبب بیان کرتے ہوئے سورۃ الملک

میں ارشاد ہوتا ہے :-

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ
لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا
ترجمہ کنز الایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام اطاعت و اخلاص کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔

(پ ۲ الملک آیت ۲)

وقت قیمتی ہے! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا دو آیات کے

علاوہ بھی قرآن پاک میں دیگر مقامات پر تخلیقِ انسانی کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ انسان کو اس دنیا میں بہت مختصر سے وقت کیلئے رہنا ہے اور اس وقفہ میں اسے قبر و حشر کے طویل ترین معاملات کیلئے تیاری کرنی ہے۔ لہذا انسان کا وقت بے حد قیمتی ہے۔ وقت ایک تیز رفتار گاڑی کی طرح فراتے بھرتا ہوا جارہا ہے۔ نہ روکے رکھتا ہے نہ پکڑنے سے ہاتھ آتا ہے۔ جو سانس ایک بار لے لیا وہ پلٹ کر نہیں آتا۔ چنانچہ

سانس حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جلدی کرو! جلدی کرو!! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہی سانس تو ہیں کہ اگر رُک **کی مالا** جائیں تو تمہارے اُن اعمال کا سلسلہ بھی منقطع ہو جائے جن سے

تم اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرتے ہو۔ اللہ عزوجل اُس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر چند آنسو بہائے۔ اللہ عزوجل (سورہ مریم میں)

ارشاد فرماتا ہے، **إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا** (ترجمہ کنز الایمان ہم تو ان کی (سانسوں کی) گنتی پوری کرتے ہیں)

اے لوگو! جب تم آخری سانس لو گے تو تمہاری روح تمہارے جسم سے

جد اہور ہی ہوگی! جب تم آخری سانس لو گے تو تمہارے گھر والوں کو الوداع کہہ رہے ہو گے! جب تم آخری سانس لے چکو گے تو قبر میں اتار دیئے جاؤ گے۔

(إحیاء العلوم)

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے

غفلت سے مگر پھر بھی بیدار نہیں ہوتا!

حضرت سیدنا علامہ جلال الدین السیوطی الشافعی رضی اللہ عنہ
 ”جمع الجوامع“ میں نقل کرتے ہیں، تاجدارِ مدینہ ﷺ کا فرمان
 ”دن“ کا اعلان

عبرت نشان ہے، روزانہ صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس
 وقت ”دن“ یہ اعلان کرتا ہے، ”اگر آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کر لو کہ آج کے بعد
 میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔“

کیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

جناب یا
 مرحوم!
 غنیمت جان کر جتنا ہو سکے اس میں اچھے اچھے کام کر لئے جائیں تو
 بہتر ہے کہ ”کل“ نہ جانے ہمیں لوگ ”جناب“ کہہ کر پکارتے

ہیں یا ”مرحوم“ کہہ کر۔ ہمیں اس بات کا احساس ہو یا نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ ہم

اپنی موت کی منزل کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ رواں دواں ہیں۔ چنانچہ سورہ انشفاق میں ارشاد ہوتا ہے :-

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ
إِلَىٰ رَبِّكَ كَدًّا فَمَلِّقِيهِ
(رَبِّ انشفاق آیت ۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے آدمی! بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

کتنی بے اعتبار ہے دنیا

موت کا انتظار ہے دنیا

اپنے وقت کو فضولیات میں برباد کرنے والو! غور کرو۔

زندگی کس قدر تیز رفتاری کے ساتھ گزرتی جا رہی

آجاتی ہے۔ بارہا آپ نے دیکھا ہو گا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اچھا بھلا

ذیل ڈول والا انسان اچانک موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔

اب قبر میں اُس پر کیا پتہ رہی ہے اس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ ہاں اس پر

زندگی کا حال کھل چکا ہو گا کہ

گر چہ ظاہر میں صورتِ گل ہے

پر حقیقت میں خار ہے دنیا

اے دنیا کے مال کے متوالو! جمع مال ہی کو اپنی زندگی کا مقصد و حید سمجھنے

والو! جلدی جلدی اپنی آخرت کی تیاری کر لو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رات بھلے چنگے
 سونے کے باوجود صبح تمہیں اندھیری قبر میں ڈال دیا جائے۔ ^{مزوجد} اللہ! غفلت کی نیند سے
 بیدار ہو جاؤ! اللہ عزوجل سورۃ آل انبیاء میں ارشاد فرماتا ہے :-

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ ترجمہ کنز الایمان: لوگوں کا حساب نزدیک اور

وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں۔
 (نپکا الانبیاء آیت ۱)

ع ایک جھونکے میں ہے ادھر سے ادھر

عچار دن کی بہار ہے دنیا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے وقت کی قدر پہچانی ضروری ہے۔ فالتو وقت

گزرنا کتنے بڑے نقصان کی بات ہے وہ ذیل کی حدیث مبارک سے سمجھئے :-

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ رَحْمَتِ نِشَانِ ہے، ”جنت میں
 جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی افسوس

بھی افسوس! نہیں ہوگا سوائے اُس ساعت (گھڑی) کے جو دنیا میں

اللہ عزوجل کے ذکر کے بغیر گزر گئی۔ (طَبْرَانِي)

قَلَمٌ كَاقْط حافظ ابن عساکر ”تبيين كذب المفتري“ میں فرماتے ہیں،
 (پانچویں صدی کے مشہور بزرگ) حضرت سیدنا

سلیم رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قلم جب لکھتے لکھتے گھس جاتا تو قَط لگاتے ہوئے (یعنی قلم کی نوک تراشتے ہوئے) ذِکْرُ اللہ شروع کر دیتے تاکہ یہ وقت صرف قَط لگاتے ہوئے ہی صرف نہ ہو!

جنت میں درخت لگوائیے!
وقت کی قدر و قیمت کا اس بات سے اندازہ لگائیے کہ اگر آپ چاہیں تو اس دنیا میں رہتے ہوئے صرف ایک سیکنڈ میں جنت کے اندر ایک دَرَّخْت لگوا سکتے ہیں۔ اور جنت میں دَرَّخْت لگوانے کا طریقہ بھی

نہایت ہی آسان ہے۔ چنانچہ ”طبرانی شریف“ کی روایت کے مطابق ذیل میں دیئے ہوئے چاروں کلمات میں سے جو بھی کلمہ کہیں جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں :-

(۱) سُبْحَانَ اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ (۴) اللہ اکبر

دنس غلام آزاد کرنے کا ثواب
بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اب آپ ہی غور فرمائیے کہ وقت کتنا قیمتی ہے کہ ذرا سی دیر میں زبان کو حرکت دینے سے جنت میں دَرَّخْت لگ جاتا ہے تو

کاش! فالتو باتوں کی جگہ سُبْحَانَ اللہ، سُبْحَانَ اللہ کا ورد کر کے ہم جنت میں بے شمار درخت لگوا لیا کریں۔ ہم چاہے کھڑے ہوں، چل رہے ہوں، بیٹھے ہوں یا لیٹے

ہوں یا کوئی کام کاج کر رہے ہوں۔ ہماری کوشش یہی ہونی چاہیے کہ ہم دُرود شریف پڑھتے رہیں کہ اس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں۔ سرکارِ نامدار ﷺ فرماتے ہیں، جس نے مجھ پر ایک بار دُرود شریف پڑھا۔ اللہ عزوجل اُس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس گناہ مُعاف فرما دیتا ہے اور اس کے دس دَرجات مُبلند فرماتا ہے اور یہ (دُرود شریف پڑھنا) دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (التَّرغِيبُ وَالتَّرْهيبُ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرا مُدنی مشورہ ہے کہ جب آپ کوئی بات کرنا چاہیں تو غور فرمالیا کریں کہ یہ بات جو میں کرنا چاہتا ہوں اس میں کوئی دینی یا دنیوی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر آپ اس بات کو فضول محسوس کریں تو بولنے کے بجائے دُرود شریف پڑھ لیا کریں تاکہ آپ کو ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے۔ یا سبحن اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کہہ لیا کریں تاکہ آپ کیلئے جنت میں دَرخت لگا دیا جائے یقیناً یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔

ذکر و دُرود ہر گھڑی و رُوزِ زہاں رہے

میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر اگر کچھ پڑھنے کے بجائے خاموش رہنے کو جی چاہے تو اس میں بھی ثواب کمانے کی صورتیں ہیں اور وہ یہ کہ

آپ اپنے سیدھے خیالات میں پڑنے کے بجائے

بھی لیٹے لیٹے کوئی وِرْد کریں تو پاؤں سمیٹ لیا کریں کہ پاؤں پھیلا کر وِرْد کرنا مکروہ ہے۔

احمد رضا

ابن

مطار

یا خداوندی یا یادِ مدینہ و شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گم ہو جائیں یا علمِ دین میں تَفکّر شروع کر دیں یا موت کے جھشکوں، قبر کی تنہائی کی وحشتوں اور محشر کی ہولناکیوں کی فکر میں ڈوب جائیں۔ تو اس طرح بھی آپ کا وقت ضائع نہیں ہو گا بلکہ آپ کا ایک ایک سانس ان شاء اللہ عزوجل عبادت میں شمار ہو گا۔ چنانچہ ”تفسیرِ کبیر“ میں ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ”ایک گھڑی غور و فکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے“

ع اُن کی یادوں میں کھو جائیے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ کیجئے

پانچ کو
پانچ سے پہلے
غنیمت جانو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، جو وقت مل گیا سو مل گیا۔ آئندہ وقت ملنے کی امید دھوکہ ہے۔ کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہو چکے ہوں۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں، پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو، ”موت سے پہلے زندگی کو اور بیماری سے پہلے صحت کو اور مشغولیت سے پہلے فراغت (فرصت) کو اور بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، اور فقر سے پہلے مالداری کو۔“ (کیمیائے سعادت)

ع غافل تجھے گھڑیاں یہ دیتا ہے مُنادی
گر دوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی

دو نعمتیں ایک اور مقام پر سرکارِ نامدار ﷺ نے ارشاد فرمایا، دو نعمتیں

ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکہ میں ہیں،

ایک صحت اور دوسری فراغت۔ (بخاری، ترمذی)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صحت کی قدر بیمار ہی کر سکتا ہے اور وقت کی

قدر وہ لوگ جانتے ہیں جو بے حد مصروف ہوتے ہیں ورنہ جو لوگ ”فرصتی“

ہوتے ہیں ان کو کیا معلوم کہ وقت کی کیا اہمیت ہے! وقت کی قدر پیدا کیجئے اور

فُضُولِ باتوں، فُضُولِ کاموں، فُضُولِ صحبتوں سے ریز کرنے کا ذہن بنائیے۔

حُسنِ اسلام حدیث کے مشہور امام حضرت سیدنا ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ

جن کی سُنَن چابزار آٹھ سو احادیث پر مشتمل ہے جنہیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ لاکھ احادیث سے منتخب فرمایا ہے اور جو ”صِحَاحِ

بِسْتَه“ میں شامل ہے آپ نے اپنی ”سُنَن“ میں اسلامی زندگی کے دستور کی

جامرعیّت پر بطور نمونہ پچار احادیث کا انتخاب فرمایا ہے، جن میں ایک حدیث

مبارک یہ ہے، ”فُضُولِ مَشَاغِلِ کَا تَرک کرنا بھی حُسنِ اسلام سے ہے“

انمول لمحات بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کے ایام گھنٹوں اور

گھنٹے لمحوں سے عبارت ہیں، زندگی کا ہر سانس

کی قَدْر

انمول موتی ہے، ایک ایک سانس کی قدر کیجئے کہ کہیں بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروز قیامت زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اَشکِ ندامت نہ بہانے پڑیں۔ ایک ایک لمحے کا حساب کرنے کی عادت ڈالیں کہ کہاں بسر ہو رہا ہے، اور اس کوشش میں لگے رہیں کہ زندگی کی ہر ہر ساعت مفید کاموں ہی میں صرف ہو۔ اوقات کو فضول باتوں، خوش گپیوں اور بے کار کاموں میں گزارنے سے اجتناب کریں تاکہ آخرت میں آپ وہ کچھ پا سکیں جو آپ کیلئے باعثِ مسرت و شادمانی ہو۔

وقت کے قدر دانوں کے ارشادات و منقولات

①۔ دینہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں، ”یہ ایام تمہاری زندگی کے صفحات ہیں ان کو اچھے اعمال سے زینت بخشو۔“

②۔ دینہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اُس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادم نہیں ہوتا میرا جو دن نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو۔“

③۔ دینہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”روزانہ تمہاری عمر مسلسل کم ہوتی جا رہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سُستی کرتے ہو؟“

ایک مرتبہ کسی نے عرض کیا، یا امیر المؤمنین! یہ کام آپ کل پر مُتَوَجِّہ کر دیجئے: ارشاد فرمایا، ”میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل تمام کر پاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر کر سکوں گا؟“

ع آج کا کام کل پر مت ڈالو کل دوسرا کام ہوگا

(۴) دینہ حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اے آدمی! تو ایام ہی کا مجموعہ ہے، جب ایک روز گزر جائے تو یوں سمجھ کہ تیری زندگی کا ایک حصہ بھی گزر گیا۔“

رحمۃ اللہ علیہ

(۵) دینہ حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں ایک مدت تک اہل اللہ کی صحبت سے فیضیاب رہا ان کی صحبت سے مجھے دو اہم باتیں سیکھنے کو ملیں۔ (۱) وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعہ) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کر کے) یہ تم کو کاٹ دیگا۔ (۲) اپنے نفس کی حفاظت کرو اگر تم نے اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا تو یہ تم کو کسی برے کام میں مشغول کر دے گا۔

(۶) دینہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ”خدا عزوجل کی قسم! کھانا کھاتے وقت علمی مشغلہ (تحریری یا مطالعہ) ترک کرنے کے سبب مجھے بہت افسوس ہوتا ہے

کہ وقت نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔“

عجب چیز ہے احساس زندگی کا

(۷)۔ دینہ آٹھویں صدی کے مشہور شافعی عالم سیدنا شمس الدین اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ

بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، آپ اس خوف سے کھانا تناول فرماتے تھے کہ زیادہ کھانے سے بول و براز کی ضرورت بڑھے گی اور بیت الخلاء جا کر وقت ضائع ہوگا!

رضی اللہ عنہ

(۸)۔ دینہ حضرت علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ”تذکرۃ الحفاظ“ میں خطیب بغدادی کے

بارے میں تحریر فرماتے ہیں، ”آپ راہ چلتے بھی مطالعہ جاری رکھتے تاکہ

آنے جانے کا وقت بے کار نہ گزرے!“

ٹائم ٹیبل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرا مشورہ ہے کہ آپ اپنا یومیہ ”نظام الاوقات“ ترتیب دے لیں۔ اولاً عشاء کی نماز پڑھ کر حتیٰ الامکان جلد سو جائیں۔ رات کو فضول چوپال لگانا، ہوٹلوں کی رونق

بڑھانا اور دوستوں کی مجلسوں میں وقت گنوانا (جبکہ کوئی دینی مصلحت نہ ہو)

بہت بڑا نقصان ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے، ”قوم لوط کی تباہ

کاریوں میں سے یہ بھی تھا کہ وہ چوراہوں پر بیٹھ

کر لوگوں سے ٹھٹھا مسخری کرتے تھے“ پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خداوندی سے لرز اٹھئے۔ دوست بظاہر کیسے ہی نیک صورت ہوں ان کی دل آزار اور خدا سے غافل کر دینے والی مہلکوں سے توبہ کر لیجئے۔ رات کو دینی مشاغل سے فارغ ہو کر جلد سو جایا کریں کہ رات کا آرام دن کے آرام کے مقابلے میں زیادہ صحت بخش ہے اور عینِ فطرت کا تقاضا بھی۔ چنانچہ سورۃ القصاص میں ارشاد ہوتا ہے :-

وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ تَرْجُمَةً كَنَزَالِ الْإِيمَانِ : اور اس نے اپنی مہر سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو (یعنی کسبِ معاش کرو) اور اس لئے کہ تم حق مانو۔

صُبح کی فضیلت

انظامِ الاوقات متعین کرتے ہوئے کام کی نوعیت اور کیفیت کو پیش نظر رکھنا مناسب ہے۔ مثلاً جو اسلامی بھائی رات کو جلدی صبح کی فضیلت

پیش نظر رکھتے ہیں صبح کے وقت وہ تروتازہ ہوتے ہیں۔ لہذا علمی

مشاغل کیلئے صبح کا وقت بہت مناسب ہے۔ سرکارِ نامدار علیہ السلام کی یہ دعا ”تریدی“

لے آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے۔۔ احمد رضا ابن عطار
عفی عنہ

”نے نقل کی ہے، ”اے اللہ! عزوجل میری امت کیلئے صبح کے اوقات میں بَرَکت عطا فرما۔“ بہر حال صبح اٹھنے کے بعد سے لیکر رات سونے تک سارے کاموں کے اوقات مقرر ہوں۔ کہ اتنے بچے تہجد، علمی مشاغل، مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نمازِ فجر (اسی طرح دیگر نمازیں بھی) اشراق، چاشت، اوایین، ناشتہ، کسبِ معاش، دوپہر کا کھانا، گھریلو معاملات، شام کے مشاغل، اچھی صحبت، (اگر یہ میسر نہ ہو تو تنہائی بدرجہا بہتر ہے) اسلامی بھائیوں سے دینی ضروریات کے تحت ملاقات، وغیرہ کے اوقات مُتَعَيَّن فرمائیں۔ اگر آپ اس کے عادی نہیں ہیں تو ہو سکتا ہے شروع میں کچھ دشواری ہو۔ پھر جب عادت پڑ جائے گی تو اس کی برکتیں بھی خود ہی ظاہر ہو جائیں گی۔ ان شاء اللہ۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے

شرمِ نبی ^{صلی اللہ علیہ وسلم} خوفِ خدا ^{عزوجل} یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا ^{عزوجل} کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا

شکرِ کرم ترسِ جزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش)